Dr. Rizwana Perween

R.N College Hajipur Vaishali

B.A Part - I (Hon.)

Paper - II

Date - 03-09-2020

Time - 11:30 A.M

Topic -: Inshaiya

صنفِ انشائیہ

انشائیہ مضمون ہی کی ایک قسم ہے۔ انشائیہ نگار سنجیدہ و عالمانہ انداز اختیار کرنے کے بجائے شگفتہ اور ہلکے پھلکے انداز میں اپنی شخصی تاثرات و احساسات کو پیش کرتا ہے۔ انشائیہ کا کوئی خاص موضوع نہیں ہوتا، لیکن انشائیہ نگار ہلکے پھلکے انداز میں بڑی گہری اور فکر انگیز باتیں کہہ جاتا ہے۔ احتشام حسین انشائیہ کی تعریف/خصوصیات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"انشائیہ ایک ایسی فلسفیانہ شگفتگی کا حامل ہونا چاہئے جو پڑھنے والوں کے ذہن میں استدلال کے ذریعہ نہیں بلکہ محض خوش گوار استعجاب اور بے ترتیب اندازِ بیان کے ذریعہ تاثر قائم کرے۔"

گویا کہ انشائیہ بے تکلف، بے ساختہ اور غیر سنجیدہ انداز میں اپنی بات کہنے کا نام ہے، جس میں انشائیہ نگار اپنے ذاتی مشاہدات کی بنیاد پر اپنے تاثرات بیان کرتا ہے۔ انشائیہ نگار اپنے تجربات کچھ اس طرح بیان کرتا ہے کہ زندگی کے نئے نئے گوشے بے نقاب ہوتے ہیں۔ خود اس کی ذات اور شخصیت کا بھی انکشاف ہوتا ہے۔

انشائیہ نگار کے لئے ضروری ہے کہ اسے شگفتہ نثر نگاری پر قدرت حاصل ہو۔ ساتھ ہی اس کا مطالعہ و مشاہدہ بھی وسیع ہو جس کا سہارا لے کر وہ معمولی

سے معمولی بات اور واقعات کو بھی اپنے زورِ قلم سے غیر معمولی اور دلچسپ بنا سکے۔ اسی طرح طنز و مزاح کی آمیزش بھی انشائیہ میں بے حد ضروری ہے۔ یہ انشائیہ کی اضافی خوبی شمار کی جاتی ہے۔

انشائیہ نگاری کی صنف انگریزی سے اردو زبان میں آئی ہے۔ اس لئے اس کے آغاز و ابتدا کے بارے میں قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سب اس کے بعض ٹکڑوں میں انشائیہ کے دھندلے نقوش ملتے ہیں۔ کسی نے مولانا محمد حسین آزاد کے عہد کو انشائیہ کی صبح کاذب اور رشید احمد صدیقی کے دور کو انشائیہ کی صبح صادق قرار دیا ہے۔ انشائیہ نگاری کی روایت کو وسعت دینے والوں میں عبدالحلیم شرر، فرحت اللہ بیگ، سجاد انصاری، رشید احمد صدیقی، نظیر صدیقی اور وزیر آغا کے نام خصوصیت کے ساتھ شامل ہیں۔ ان کے بعد خواجہ حسن نظامی، ملا رموزی، رشید احمد صدیقی، پطرس بخاری وغیرہ کے بعد انجم مانپوری، شوکت تھانوی، کنہیا لال کپور، مجتبیٰ حسین، احمد جمال پاشا وغیرہ نے انشائیہ نگاری کی روایت کو نہ صرف قائم رکھا بلکہ اسے نئی بلندی و وسعت بھی عطا کی۔